اجتہاد کا تاریخی پس منظر

اجتہاد استنباطی

(۱۱)

جناب مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی
علیگڑھ

علت کے ذرائع نص اجماع .... اور اجتہاد ہیں

علت معلوم کرنے کے ذرائع یہ ہیں:

(۱) نص (قرآن و حدیث) جیسے شراب حرام ہونے کی علت نشہ لانا قرآن سے ثابت ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکارٰی [1] — اے ایمان والو نشہ کی حالت میں تم نماز کے قریب نہ جاؤ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کا جھوٹا ناپاک نہ ہونے کی علت کثرت آمد ورفت بیان فرمائی۔

فانھن من الطوافین علیکم والطوافات [2] — کیونکہ بلی ان میں ہے جو بکثرت گھروں میں آنے جانے والے یا آنے جانے والی ہیں۔

(۲) اجماع۔ مثلاً وراثت میں سگا بھائی باپ شریک بھائی پر مقدم ہوتا ہے کیونکہ ماں کی وجہ سے اس کی قربت زیادہ قوی ہے۔ اس پر قیاس کرکے ولایت (سرپرستی) میں سگے بھائی کو باپ شریک بھائی پر مقدم کیا گیا یا باپ پر قیاس کرکے اس کی عدم موجودگی میں دادا کو مال اور نکاح میں سرپرست (ولی) تسلیم کیا گیا۔

(۳) اجتہاد۔

اجتہاد سے علت معلوم کرنے کو آسان بنانے کی غرض سے پہلے تین اصطلاحیں ذکر کی جاتی ہیں پھر چند قواعد و قوانین ذکر ہونگے۔

علت سے متعلق تین اصطلاحیں | اصطلاحیں یہ ہیں:۔ (۱) تنقیح مناط۔ (۲) تخریج مناط اور (۳) تحقیق مناط۔

تنقیح مناط | (۱) تنقیح کے معنی لغت میں صاف ستھرا کرنا اور جدا کرنا۔ کلام منقح اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ کلام زوائد سے پاک و صاف ہو۔ مناط کے معنی "مدار" ہیں جس سے مراد علت ہے۔ اصطلاحی تعریف یہ ہے۔

الحاق الفرع بالاصل بالغاء الفارق[1] فرق کرنے والے کو لغو قرار دیکر اصل کے ساتھ فرع کو ملا دینا۔

یعنی جس واقعہ میں حکم موجود ہے اس کے مجموعہ پر نظر ڈالنے سے مختلف قسم کے اوصاف سامنے آتے ہیں ان میں بعض "حکم" میں موثر (حکم کا مدار) ہوتے ہیں اور بعض موثر نہیں ہوتے اجتہاد کے ذریعہ موثر و غیر موثر میں امتیاز قائم کرنا۔ غیر موثر کو موثر سے جدا کرنا اور بحیثیت علت موثر کو واضح و منقح کرنا "تنقیح مناط" کہلاتا ہے۔

مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرابی آیا اور اسنے کہا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپنے فرمایا کہ کس وجہ سے ہلاک ہوئے۔ اس نے جواب دیا کہ رمضان میں قصداً اپنی بیوی سے جماع کرلیا۔ رسول اللہ نے اس کو کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ اس واقعہ میں کئی اوصاف ہیں جن پر حکم کے مدار و علت کا خیال ہوسکتا ہے۔ مثلاً

---

[1] الشارع، [2] ترمذی و مشکوۃ باب احکام المیاہ [3] قاضی شوکانی۔ محمد بن علی بن محمد ارشاد الفحول المقصد الخامس الفصل الرابع۔

اعرابی ہونا۔ جماع کرنا۔ خاص اپنی بیوی سے کرنا رمضان کے روزہ میں کرنا۔ قصداً کرنا مجتہد ان سب میں غور و فکر کرکے پہلے یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کون وصف حکم کا مدار (علت) بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور کون نہیں رکھتا پھر دلائل کے ذریعہ دونوں میں امتیاز قائم کرنا اور جس میں علت کی صلاحیت دیکھتا ہے اس کو واضح اور منقح کرتا ہے چنانچہ تنقیح مناط کے ذریعہ مذکورہ صورت میں وصف جماع (جو قصداً رمضان کے روزہ میں ہو) علت قرار پایا اور بقیہ اوصاف مدار حکم بننے کے اعتبار سے لغو کئے گئے۔

<u>تخریج مناط</u> (۲) تخریج مناط (علت نکالنا) اصطلاحی تعریف یہ ہے۔

استخراج علۃ معینۃ للحکم ببعض الطرق المتقدمۃ [1]	مقررہ طریقوں کے ذریعہ حکم کی متعین علت نکالنا۔

"تنقیح" میں بحیثیت مدارِ حکم (علت) ان اوصاف کو لغو کیا جانا جو علت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور تخریج میں اس وصف کو دلائل کے ذریعہ متعین کیا جانا جو علت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، جیسے اوپر کی مثال میں دیگر اوصاف کو لغو قرار دیکر وصف جماع (جو قصداً رمضان کے روزہ میں ہو) کو علت کے لئے متعین کیا گیا۔ یا قصاص کی علت میں مطلق قتل کو حکم کی علت کے لئے متعین کیا گیا جبکہ دھاردار سے قتل اور بھاری چیز سے قتل کو باعتبار علت لغو قرار دیا گیا۔

<u>تحقیق مناط</u> (۳) تحقیق مناط (علت جاری کرنا) اصطلاحی تعریف یہ ہے۔

ان یقع الاتفاق علی علیۃ وصف بنص اواجماع فیجتہد الناظر فی صورۃ النزاع التی خفی فیہا [2]	نص یا اجماع سے جو علت متعین ہو چکی ہو اس کو اجتہاد کے ذریعہ نئے زیر بحث مسئلہ میں جاری کرنا۔

---

[1] الغزالی۔ ابوحامد محمد بن محمد۔ منہاج الاصول۔ التاسع۔ تنقیح المناط۔

[2] صدیق حسن خاں۔ حصول المامول الفصل الرابع۔

حکم کے نفاذ کے لئے موقع ومحل کی تعیین بھی تحقیقِ مناط میں داخل ہے۔

ان یثبت الحکم بمدرکہ الشرعی لکن یبقی النظر فی تعیین محلہ [1]

حکم اپنی جگہ شرعی طور پر ثابت ہو لیکن اس کے محل کی تعیین میں غور وفکر کا کام باقی رہے،

"تحقیق" کی ایک شکل یہ ہے کہ حکم موجود ہے۔ اس کی علت متعین ہے اجتہاد کے ذریعہ اس کو نئے مسئلہ میں جاری کرنا ہے تاکہ وہی حکم نئے مسئلہ کا بھی ہو۔ مثلاً سود کی علت کیل (ناپ) یا وزن مع الجنس تسلیم کی جائے (جیسا کہ احناف تسلیم کرتے ہیں) تو جن چیزوں کا ذکر حدیث میں نہیں ہے اجتہاد کے ذریعہ ان میں غور وفکر کرنا کہ یہ علت کس میں پائی جاتی ہے کہ اس کی بنار پر سود والی چیزوں میں اس کو شمار کیا جائے اور کس میں نہیں پائی جاتی کہ سود سے ان چیزوں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

اور دوسری شکل یہ ہے کہ حکم وعلت سب کچھ موجود ہے لیکن اس کے نفاذ کے لئے موقع ومحل کی تعیین کا کام باقی ہے کہ یہ موقع ومحل اس حکم کے نفاذ کا متحمل ہے یا نہیں۔ حضرت عمرؓ کے اولیات یا حالات وزمانہ کی رعایت والے بہت سے احکام اس کے تحت آتے ہیں اسی طرح عدالت کا مفہوم اپنی جگہ ثابت ہے لیکن موقع ومحل کی مناسبت سے کس میں کس درجہ کی عدالت پائی جاتی ہے نیز حالات وتقاضہ کے لحاظ سے اس کا ظاہری معیار کیا ہو اس قسم کے کام بہرحال باقی رہتے ہیں جن کی ہر دور ہر محل میں ضرورت رہتی ہے۔

علت سے متعلق چند قواعد وقوانین

علت سے متعلق چند قواعد وقوانین یہ ہیں۔

(۱) محققین فقہار کا فیصلہ ہے کہ ہر حکم کی کوئی نہ کوئی علت ضرور ہوتی ہے۔ یہ علٰحدہ بات ہے کہ کسی حکم کی علت ہماری سمجھ میں نہ آئے یا خصوصیت کی

---

[1] الشاطبی - ابو اسحٰق ابراہیم الموافقات ج ۴ کتاب الاجتہاد المسئلہ الاولیٰ -

بنا پر وہ علت دوسرے حکم کی طرف منتقل ہو یعنی اس کو مدار بنا کر دوسرے مسائل کو اس پر قیاس نہ کیا جا سکے۔

(۲) کسی واقعہ میں جس قدر اوصاف حکم سے متعلق ہوتے ہیں حکم میں ان سب کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ان میں بعض ہی کا اثر ہوتا ہے جیسا کہ اعرابی کے واقعہ میں گذر چکا کہ کئی وصف کا حکم میں کوئی اثر نہیں ہوا۔ اسی طرح واقعہ میں جتنے اوصاف ہوتے ہیں۔ وہ کل کے کل علت نہیں بنتے بلکہ بعض ہی علت قرار پاتے ہیں۔ مثلاً سود کی علت کیل یا وزن مع الجنس۔ ذائقہ۔ قیمت اور غذائیت کئی اوصاف ہیں لیکن کسی فقیہ نے بھی سب کو علت نہیں قرار دیا بلکہ مختلف فقہاء نے مختلف چیزوں کو علت قرار دیا ہے۔

(۳) علت کے لئے ضروری ہے کہ وہ وصف ظاہر ہو اس میں خفاء نہ ہو ورنہ دوسرے حکم کی طرف منتقل کرنے میں دشواری ہوگی۔ جیسے ثبوت نسب کی علت رشتۂ زوجیت کا قیام یا اقرار ہے اور یہ دونوں واضح ہیں اور اگر علت میں کچھ خفا ہو تو اس پر دلالت کے لئے ظاہری علامت ضروری ہے جیسے تمام معاملات میں رضامندی حکم کا مدار ہے لیکن رضامندی ایک مخفی امر ہے جس پر دلالت کے لئے رضامندی کے الفاظ مقرر ہیں۔

(۴) علت کے لئے منضبط ہونا ضروری ہے غیر منضبط کو علت بنانے میں بڑی دشواری ہوتی ہے کیونکہ اشخاص احوال اور مقامات کے لحاظ سے اس میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے جس کی بنا پر حد بندی و درجہ بندی نہیں ہو پاتی اور اصل منضبط علت نحوی قواعد جیسی ہے (مثلاً فاعل مرفوع اور مفعول منصوب ہوتا ہے) جس کو یہ قاعدے معلوم ہوتے ہیں وہ فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے لیتا ہے اسی طرح اگر منضبط علت موجود رہتی ہے تو جائز و ناجائز اور حلال و حرام کا فیصلہ کرنے میں تامل نہیں ہوتا

(۵) علت عقل کے لئے قابل قبول ہونی چاہیے ورنہ احکام پر منطبق کرنے میں بڑی

دشواری ہوگی۔

مالوعرض علی العقول تلقتہ بالقبول[1] — اہل نظر کے سامنے پیش کی جائے تو وہ قابل قبول ہو

دوسری جگہ ہے۔

یجب ان یکون علۃ الحکم صفۃ یعرفھا الجمھور ولا تخفی علیھم حقیقتھا[2] — یہ ضروری ہے کہ حکم کی علت ویسی صفت ہو جس کو لوگ جان سکیں اس کی حقیقت پوشیدہ نہ ہو۔

(۶) علت ایسی ہو جو فرع کی طرف منتقل ہو سکے (متعدیہ ہو) قاصرہ نہ ہو جو محل کی خصوصیات کی بنا پر کسی اور فرع کی طرف منتقل نہ ہو سکے۔ امام شافعی کے نزدیک علت قاصرہ بھی علت بن سکتی ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک علت کا متعدّیہ ہونا ضروری ہے۔ یہ اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ علت اجتہاد سے معلوم کی گئی ہو اور اگر علت قاصرہ نص سے دریافت ہوئی ہو تو اس کا علت بنانا بالاتفاق جائز ہے اجتہادی علت قاصرہ کی مثال سونے اور چاندی میں سود کی علت "ثمنیت" ہے جو خلقی (پیدائشی) طور پر ان دونوں کے علاوہ کسی اور کو شریعت میں نہیں تسلیم کیا گیا۔ اس لئے یہ علت کسی اور میں نہیں منتقل ہو سکتی نص سے ثابت علت قاصرہ کی مثال "سفر" ہے جو غیر مسافر میں نہیں پایا جاتا۔

علت اور حکم کے درمیان مناسبت — علت اور حکم کے درمیان مناسبت ہونا ضروری ہے۔ یعنی جو وصف علت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اس کے اعتبار کے لئے شارع کی طرف سے دلیل وشہادت ہونا ضروری ہے مناسبت کے کئی درجے ہیں مثلاً (۱) شارع کی طرف سے شہادت (دلیل) موجود ہو کہ حکم میں براہ راست اس علت کا

---

[1] صدر شریعہ قاضی عبید اللہ بن مسعود توضیح تلویح القیاس فی العلۃ۔

[2] ولی اللہ۔ حجۃ اللہ البالغۃ باب اسرار الحکم والعلۃ۔

اعتبار کیا گیا ہے جیسے شراب حرام ہونے کی علت نشہ لانا ہے قرآن حکیم میں ہے۔

یاایھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاریٰ [1] — اے ایمان والو نشہ کی حالت میں تم نماز کے قریب نہ جاؤ۔

اسی طرح حدیث میں ہے۔

کل مسکر خمر وکل خمر حرام [2] — ہر نشہ لانے والی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے

اس درجہ کا نام "مناسب مؤثر" ہے اور سب سے زیادہ قوی ہے۔

(ب) شارع کی طرف سے شہادت موجود ہو کہ اس علت کا اعتبار براہ راست اگرچہ اس حکم میں نہیں ہے لیکن اس جیسے دوسرے حکم (جو اس کی جنس سے ہے) میں اعتبار کیا گیا ہے جیسے ولایت مال میں صغر (علت) کا اعتبار قرآن حکیم سے ثابت ہے۔

وابتلوا الیتمیٰ حتیٰ اذا بلغوا النکاح فان آنستم منھم رشدا فادفعوا الیھم اموالھم [3] — اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہونچ جائیں تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالہ کردو

امام ابوحنیفہ نے ولایت نکاح میں بھی صغر کا اعتبار کیا ہے کہ نکاح کی ولایت مال کی ولایت جیسی ہے (اس کی جنس سے ہے)

(ج) شارع کی طرف سے شہادت موجود ہو کہ اس جیسی علت (جو اس کی جنس سے ہے) کا اعتبار حکم میں کیا گیا ہے جیسے سفر (علت) کی وجہ سے شارع نے جمع بین الصلوتین (دو وقتوں کی نماز جمع کرنے) کی اجازت دی ہے امام مالک نے بارش کو سفر کی جنس سے شمار کرکے بارش کی وجہ سے بھی جمع بین الصلوتین کی اجازت دی ہے لیکن جمہور فقہاء نے امام مالک کے استنباط کی تردید کی اور بارش کو سفر کی جنس سے شمار کرنے پر نکیر کی ہے

---

[1] النساء ۔ [2] مسلم و مشکوۃ باب بیان الخمر و عید شاربھا ۔ [3] النساء ا

(د) شارع کی طرف سے شہادت موجود ہو کہ اس جیسی علت (جو اس کی جنس سے ہے)، کا اعتبار اس جیسے حکم (جو اس کی جنس سے ہے) میں کیا گیا ہے۔ جیسے بلی کا جھوٹا ناپاک نہ ہونے کی علت بکثرت آمد و رفت حدیث سے ثابت ہے جس سے معلوم ہوا کہ طہارت کے ثبوت میں اصل علت حرج و مشقت دور کرنا ہے جہاں بھی حرج و مشقت کی صورت ہو گی وہاں تخفیف کا سوال پیدا ہو گا چنانچہ فقہار نے طبیب (ڈاکٹر) کے سامنے ستر کھولنے کی اجازت اس پر قیاس کر کے دی ہے۔ یہ رفع حرج تقریباً ویسا ہی (اسکی جنس سے ہے)، رفع حرج ہے جو بلی کے جھوٹے میں تھا اسی طرح یہ حکم بھی تقریباً ویسا ہی (اسکی جنس سے ہے) ہے جو بلی کے جھوٹے میں تھا۔

یہ تینوں بڑی حد تک ایک درجہ کی ہیں اور انکا اصطلاحی نام "مناسب ملائم" ہے

(س) شارع کی طرف سے نہ اس علت کے اعتبار کی شہادت موجود ہو اور نہ اس کو لغو قرار دینے کی شہادت ہو۔ مثلاً رمضان کے روزہ کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دو ماہ لگاتار روزہ رکھنا دونوں ہیں روزہ میں بہ نسبت غلام آزاد کرنے کے زجر و تنبیہ زیادہ ہے اس کے باوجود شارع نے غلام کی آزادی کو روزہ پر مقدم کیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کا یہ وصف (زجر و تنبیہ) اس شخص کے بارے میں لغو رہے جس میں غلام آزاد کرنے کی طاقت ہے۔ یہ درجہ سب سے کمتر شمار ہوتا اس کا نام "مناسب مرسل" ہے۔ فقہار کے درمیان اختلاف ہے کہ ایسی علت کا اعتبار کیا جائے یا نہ کیا جائے شوافع اور احناف اس کا اعتبار نہیں کرتے ہیں لیکن مالکیہ حنابلہ کے نزدیک یہ معتبر ہے مالکیہ نے اسی کی بنیاد پر استصلاح یا مصالح مرسلہ نام سے ایک "مستقل" ماخذ" تسلیم کیا ہے جس کی بحث آگے آئے گی۔

حکمت اور علت کے درمیان فرق | اوپر کی تفصیلات سے واضح ہے کہ علت کے لئے وہ وصف ضروری ہے جو ظاہر ہو منضبط ہو اور مناسب ہو جو وصف ظاہر منضبط

نہ ہو صرف مناسب ہو اس کو حکمت میں شمار کیا جاتا ہے۔ حکمت دراصل وہ مصلحت ہے جس پر احکام کی بنیاد ہے اس میں خفا رہوتا ہے اس لئے اس کا انضباط مشکل ہے۔ علت کی طرح حکمت کی معرفت بھی حد درجہ مشکل ہے۔ اس کے لئے تنہا ذکاوت و فراست کافی نہیں بلکہ نبوت کی مزاج شناسی اور فنی مہارت بھی ضروری ہے جس طرح طبیب حاذق کے ساتھ کام کرنے والے مدتوں اس کے ساتھ رہنے اور تجربہ کرنے کے بعد ان دواؤں کے خواص و اثرات سے واقف ہو جاتے ہیں۔ جن کو طبیب استعمال کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام میں جو ذہین و فہیم تھے انھوں نے رسول اللہؐ کی صحبت سے احکام کے مقاصد اور ان کی حکمت سے واقفیت حاصل کی تھی یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے مزاج شناسِ نبوت بنکر احکام کے موقع و محل کو دیکھا تھا۔ ان کے بنیادی اصول اور کلی پالیسی کو سمجھا تھا اس لئے دینی حکمت کے فہم میں لازمی طور سے ان کا درجہ سب سے اونچا تھا۔ پھر صحابۂ کرام کے بعد جو ان کی زندگی سے مناسبت پیدا کرکے علم و فہم میں زیادہ قریب ہوئے اسی اعتبار سے اپنی حکمت سے مناسبت اور اس کی معرفت حاصل ہوئی۔

حکمت کی تفصیلی بحث بھی استصلاح یا مصالح مرسلہ کے تحت آئے گی یہاں صرف اسقدر جان لینا کافی ہے کہ حکمت میں خفا ہوتا ہے نیز اس کو منضبط کرکے لوگوں کی عقل فہم کے مطابق بنانا دشوار ہوتا ہے پھر خفار کی وجہ سے ممکن ہے کہ حکم کے تمام افراد میں ظاہری طور پر نہ نظر آئے (جبکہ علت کے لئے حکم کے تمام افراد میں نظر آنا ضروری ہے) اس لئے عام طور پر حکمت علت نہیں بنائی جاتی۔

لا یصلح القیاس لوجود المصلحۃ ولکن لوجود علۃ مضبوطۃ ادیر علیہا الحکم[1]

مصلحت (حکمت) کی بنیاد پر قیاس مناسب نہیں ہے بلکہ منضبط علت ہی پر قیاس ہوگا اور وہی حکم کا مدار بنے گی۔

لیکن اگر حکمت میں یہ دشواریاں نہ ہوں تو اس کو علت بنانا درست ہے۔

---

[1] ولی اللہ۔ حجۃ اللہ البالغہ باب الفرق بین المصالح والشرائع

ولو وجدت الحکمۃ ظاھرۃ منضبلۃ جازت ساطۃ الحکم بھا لعدام المانع بل یجب [1]

اگر حکمت ظاہر ہو (کہ حکم کے تمام افراد میں پائی جا سکے) اور منضبط ہو کہ نظم برقرار رہے تو حکم کا ربط حکمت کے ساتھ جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ ایسی صورت میں کوئی مانع نہیں ہوتا

عنا ملہ کے نزدیک بلا شرط وقید حکمت کو علت قرار دینے کی اجازت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ بات تسلیم ہے کہ کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہوتا بلکہ ہر حکم کی مبنیاد حکمت (مصلحت) ہی ہوتی ہے (جس سے علت نکالی جاتی ہے) تو حکمت (مصلحت) کو علت قرار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے خواہ وہ منضبط ہو یا نہ ہو۔ تمام افراد میں پائی جائے یا نہ پائی جائے جیساکہ ابن تیمیہ وابن قیم کے قیاس میں بکثرت اس کی مثالیں موجود ہیں [2]

فرق کی وضاحت کے لئے چند مثالیں

حکمت وعلت کا فرق ان مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔

(۱) حق شفعہ ثابت کرنے کی علت جائداد میں شرکت ہے۔ اور حکمت پڑوسی کی تکلیف دور کرنا۔ جو اجنبی کے آنے سے متوقع ہے۔ شفعہ دراصل اسی تکلیف کو دور کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ ہمیشہ یہ تکلیف نہیں ہوتی بلکہ کبھی تو دوسرے شخص کے آنے سے زیادہ سہولت ہوتی ہے۔ اگر اس کو حکم کا مدار قرار دیا جائے تو ظاہر ہے کہ رفع حرج ہر جگہ نہ پایا جا سکے گا۔ اس لئے شرکت کو علت بنایا گیا جو ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

(۲) نماز قصر (چار رکعت کے بجائے دو رکعت) اور افطار صوم کی علت سفر ہے اور حکمت مشقت وتکلیف دور کرنا ہے مگر یہ مشقت وتکلیف بہت سے ان لوگوں کو بھی اٹھانی پڑتی ہے جو گھر رہ کام کرتے ہیں مثلاً لوہار۔ بڑھئی۔ مزدور وغیرہ اگر حکمت کو

---

[1] بحر العلوم عبد العلی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت القیاس۔ [2] ابن تیمیہ وابن قیم القیاس فی الشرع الاسلامی۔

علت بنایا جائے تو ان لوگوں کو بھی مسافر جیسی سہولت ملنی چاہئے۔ لیکن سفر کو علت بنانے میں یہ دشواری نہیں پیش آتی کیونکہ یہ لوگ مسافر نہیں ہیں۔

(۳) ایک حکمت جان کی حفاظت ہے جس کی خاطر بہت سے احکام مقرر کئے گئے ہیں اگر اس کو ہر جگہ علت بنا لیا جائے تو جہاد کی اجازت نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس میں جان کا اتلاف ہوتا ہے ہر شخص کو یہ فلسفہ کون سمجھائے گا کہ جہاد میں بھی جان کی حفاظت ہے کہ ایک آدمی زندگی دے کر اس سے بہتر زندگی حاصل ہوتی ہے یا چند اشخاص کی جان کے اتلاف سے پوری ملت کو زندگی حاصل ہوتی ہے

ضابطہ جو حکمت کو علت قرار دیتے ہیں شرط و قید کے زیادہ پابند نہیں ہیں وہ ہر اعتراض کا جواب دیتے اور اپنے مسلک کو مستحکم دلائل سے مدلل کرتے ہیں، جن کی تفصیل دیکھنے نیز علت۔ سبب شرط اور علامت کے باہمی فرق کو سمجھنے کے لئے اصولِ کی کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

گزارش

خریداری برہان یا ندوۃ المصنفین کی ممبری کے سلسلے میں خط و کتابت کرتے وقت یا منی آرڈر کوپن پر برہان کی چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں تاخیر نہ ہو۔ اس وقت بے حد دشواری ہوتی ہے جب ایسے موقع پر آپ صرف نام لکھنے پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ اور بعض حضرات تو صرف دستخط ہی کافی خیال کرتے ہیں۔